

اِنَّ الَّذِي يَنْفَرْتُوَا فِيْهِمْ وَكَانُوا شَيْعًا

★

اسرار مذہب شیعہ

حصہ دوم

اس کتابچے میں مسجد میں حقہ پینا۔ نوجوہ دین لقیہ میں ہے۔ مجلس عروا کا قہ
ماتم اور طلبہ کی نقاب۔ شہر وزینب کی شیعہ۔ سور کے بالوں کی رستی۔ استنجا
کا غسالہ پاک ہے۔ حضرت علی پر تبرا۔ آئمہ کی متضاد روشیں۔ سور اور
کٹنے کا کنوین میں گرنا۔ حلال جانور کا پیشاب پاک ہے وغیرہ مسائل پر
حضرت مولانا مولوی سید محمود احمد رضوی ایڈیٹر رضوان ایڈائیڈیٹر
شیعہ اخبار رضا کار لاہور کے درمیان دلچسپ مباحثہ کی روڈ اور درج ہے۔

★

ناشر

مکتبہ علوم اسلامی سرائے سلطان لاہور

ضرب مفتہم

ذخیرۃ المعاد میں ہے کہ تقیہ سے حرام ذبیحہ حلال ہو جاتا ہے۔ اس
تقیہ اور حرام ذبیحہ کے جواب میں مدیر رضا کار نے لکھا ہے۔ سچے ہیں تو اصل
 عبارت کا بلاک شائع کریں۔ ذخیرۃ المعاد میں اس مسئلہ کا کہیں وجود نہیں۔
 (رضا کار ص ۲۴ نومبر ۱۹۵۴ء)

نامعلوم بیاں مدیر علی رضا کار نے تلخ کلامی سے کیوں نہیں کام لیا۔ اور نامعلوم
رضوان کو کسی طاقت نے آپ کو بیاں سونپنا نہ گفتگو سے روک دیا۔ اگر واقعی حوالہ نہیں
 تھا اور آپ نے ذخیرۃ المعاد کو دیکھ لیا تھا تو یہ مدیر رضوان کو کوہ سننے کا بہت اچھا موقع
 تھا۔ گالیاں دینے کے اس موقع کو جناب نے کیوں جانے دیا؟ ثانیاً۔ اگر حوالہ نہیں
 ہے تو ہزار روپیہ آپ بذریعہ خدالت بھی وصول کر سکتے ہیں۔ بھٹ آئے اگر ہائی کورٹ کا
 کوئی جج حاکم بن جائے۔ اور ہم اس کے سامنے حوالہ پیش کریں۔ لیجئے! گھبرائیے
 نہیں۔ گھبراہٹ میں جب کتاب دیکھی جائے تو حوالہ نہیں ملا کرتا۔ بلکہ دن میں تارے
 نظر آجایا کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ ذخیرۃ المعاد کے صفحہ ۵۸ پر موجود ہے۔ اپنی آنکھوں سے دیکھ
 لیجئے اور اللہُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بھی پڑھ لیجئے۔

اگر اشتراک مثلاً گو سفند را بخلاف قبلہ	اگر اونٹ یا گو سفند کو سمت قبلہ کے
قبلہ یا انحراف از قبلہ نحر یا ذبح نماید	خلاف یا انحراف قبلہ کے نحر یا ذبح
حلال است یا حرام؟	کیا جائے تو ذبیحہ حلال ہو گا یا حرام؟
اگر عمدتاً بخلاف قبلہ یا انحراف	اگر قصد قبلہ کے خلاف یا قبلہ

<p>سے انحراف کر کے جانور کو ٹاکر ذبح یا نحر کیا جائے گا تو ذبیحہ حرام ہو جائے گا۔ اور اگر بھول کر یا جھٹ حکم یا سمت قبلہ کو نہ جانے یا اضطرا کی حالت میں تقیہ کر کے ذبح کر لیا</p>	<p>از قبلہ نحر یا ذبح نماید حرام است و اگر از روئے نسیان یا جہل بحکم یا جہل بموضوع یا اضطرا یا تقیہ ذبح یا نحر نماید حلال ہے بابت روخیۃ المعاد ص ۵۸۹</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تذبیح حلال ہو جائے گا

یہ ہے عبارت جو آپ کے سامنے موجود ہے۔ اس میں ایک صورت مسئلہ یہ ہے
کہ اگر تقیہ کے طور پر قبلہ کے خلاف جانور کو ٹاکر ذبح کیا تو ذبیحہ حلال ہے۔ کیوں جناب
مدیر رضا کا صاحب اب تو عبارت نظر آگئی یا اب بھی ہلاک کی ضرورت باقی ہے؟ اس
کے علاوہ مجھے یہ بھی بتانا ہے کہ تقیہ شیعہ مذہب میں ایمان، بلکہ ایمان کی جان ہے چنانچہ
اصول کافی ص ۴۸ پر ہے۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:-

<p>۱۔ تقیہ میرا دین ہے۔ میرے باپ کا دین ہے جس میں تقیہ نہیں وہ مومن نہیں (۲) تقیہ اللہ کے دین سے ہے</p>	<p>۱۔ التَّقِیَّةُ عَنِ الدِّیْنِ وَ مِنَ الدِّیْنِ اِبَائِیْ لَا اِیْمَانُ لِمَنْ تَقِیَّةٌ لَهٗ - ۲۔ التَّقِیَّةُ مِنَ دِیْنِ اللّٰهِ (کافی ص ۴۸)</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس روایت میں یہ بتایا گیا ہے کہ تقیہ دین کا جز ہے۔ جو تقیہ نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے۔
۳۔ اصول کافی ص ۴۸ میں ابو عمیر اعجمی سے روایت ہے۔

<p>وہ کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق نے فرمایا۔ اے ابو عمر دین کے دس حصوں میں سے نو حصے دین تقیہ ہیں</p>	<p>قال قال ابو عبد الله عليه السلام یا ابا عمر ان تسعة اعشار الدین فی التقیة فی کل شیء</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------

اور جو تقیہ نہ کرے اس کا دین
ہی نہیں اور تقیہ ہر چیز میں ہے مگر

الافی النبیز والمسح علی
الخفین۔

نبیز تہ اور موزوں پر مسح کرنے میں

اس روایت سے معلوم ہوا۔ تقیہ دین کے ۹ حصہ میں ہے۔ جو تقیہ نہ کرے اے دین
ہے۔ امام جعفر صادق نے یہ بھی بتا دیا کہ تقیہ ہر چیز میں کرنا چاہیے۔ صرف نبیز تہ اور مسح
علی الخفین میں تقیہ نہیں ہے۔ ترجمہ حضرت امام جعفریہ فرما رہے ہیں کہ تقیہ ہر چیز میں کرنا
چاہیے اور پھر تقیہ دین کا جز بھی ہے اور تقیہ نہ کرنے والا بے دین ہے۔ تو پھر تقیہ سے
حرام ذبیحہ کا حلال ہو جانا تو بالکل معمولی بات ہے۔ مگر نا معلوم مدیر رضا کار کو ان کے
مذہبی اسرار کے انکشاف کرنے والے پر کیوں غصہ آتا ہے۔ جبکہ یہ باتیں ان کی معتبر دینی و
مذہبی کتب میں موجود ہیں۔

اب لیجئے مدیر رضا کار کی مزید درمزدی تسلی کے لیے
حضرت علی پر تبراء

ہم یہ بھی بتا دیں کہ شیعہ مذہب میں تقیہ سے نہ صرف
حرام ذبیحہ حلال ہو جاتا ہے بلکہ حضرت علی پر تبراء بھی جائز ہے۔ اور سنی کے پیچھے نماز
پڑھنی بھی جائز ہے۔ بلکہ نماز پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے۔ جتنا کہ نبی کریم کے پیچھے نماز
پڑھنے سے ملتا ہے۔ کتاب من لا یخضرہ الفقیہ میں ہے کہ امام جعفر صادق سے روایت ہے۔

منیں کوئی تم میں ایک کہ پڑھ لے
فرض نماز اپنے وقت میں پھر ان
کے ساتھ با وضو بطور تقیہ کے نماز
پڑھے تو لکھے جائیں گے اس کے

ما منکم احد یصلی صلوۃ
فرأینہ فی وقتہا۔ ثم یصلی
معہم صلوۃ تقیۃ
وہو متوضئ الا کتب اللہ

بہا خمساً وعشرین

درجۃ فارغبوا ذالک

لیجے پچیس درجے۔ اب تم کو
چاہیے کہ اس کام کی طرف رغبت کرو

اس روایت میں یہ ہے بستی یا غیر شیعہ کے پیچھے بطور تقیہ کے نماز پڑھ لینے میں
۲۵ درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے اور حضرت امام جعفر کا حکم ہے کہ اسے شیعوں! سنیوں کے
پیچھے بطور تقیہ نماز پڑھا کرو۔

دوسری روایت کے لفظ یہ ہیں :-

قال من صلی معهم فی الصف

الاول کہن صلی خلف رسول

اللہ فی الصف الاول۔

(من لا یخترہ الفقیہ باب الحجاۃ)

امام جعفر نے فرمایا۔ جو کوئی ان کے

ساتھ صف اول میں نماز پڑھے،

وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے رسول

اللہ کے پیچھے صف اول میں نماز پڑھی۔

اب حضرات شیعوں اہل سنت کے مراتب ملاحظہ فرمائیں کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں

شیعوں کو رسول کریم کے پیچھے صف اول میں نماز پڑھنے کے برابر ثواب مل جاتا ہے۔ ادیب

سب کچھ تقیہ کے کرشمات ہیں۔ تو حرام و بیحہ کا بطور تقیہ حلال ہو جاتا تو بالکل معمولی بات ہے۔

اب لیجئے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر تبراء کی روایت۔

دوسری روایت تبراء امام جعفر صادق نے فرمایا کہ حضرت علی نے فرمایا تھا کہ

تم بلائے جاؤ گے مجھے برا کہنے پر، تو مجھے برا کہہ دینا۔ سائل نے پوچھا :-

اگر وہ قتل ہونا اختیار کرے اور

تبراء کہنا گوارا نہ کرے تو آپ نے فرمایا :

یہ اس پر واجب نہیں ہے۔

ان اختار القتل مع البراءۃ

فقال واللہ ما ذالک علیہ۔

(اصول کافی ص ۲۸۴)

یعنی امام جعفر صادق نے یہ فرمایا کہ بطور تقیہ حضرت علی پر تبرکنا جائز ہے تو حرام بیچ
کا بطور تقیہ حلال ہو جاتا تو بالکل معمولی بات ہے؛ تقیہ کے متعلق مزید تفصیل اسرار مذہب
کے دوسرے حصے میں پڑھے۔

ضربِ شتم

مجلس عزاء اور کافر | ذخیرۃ العاد میں ہے کہ کافر بھی مجلس عزاء میں آئے تو ثواب پائے
اس کے جواب میں مدیر رضا کار نے فرمایا ہے کہ ہمیں اس عقیدہ
سے انکار نہیں بلکہ اس کے اقرار میں ایک فخر محسوس کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو عبارت
ہے وہ مرحوم کے احساسات سے متعلق ہے۔ (رضاکار ص ۲۴ نومبر ۱۹۵۵ء)

رضوان | الحمد للہ مدیر رضا کار نے اس حوالہ کو مانا ہی نہیں بلکہ اس پر فخر کیا ہے اس
کے بعد ہم سے سوال کیا ہے کہ مدیر رضوان کو اعتراض کس بات پر ہے اگر اپنے
محبوبہ ذہنی کا اعلان کر دیں تو ہم بھی کھل کر اس موضوع کے ہر گوشہ پر روشنی ڈالیں گے۔
(رضاکار ص ۲۵ تاریخ مذکور)

نوگزارش ہے اس میں ہمیں اعتراض اسی پر ہے اور ہمارے نزدیک شیعہوں کی مجلس
عزاء میں کافر تو کیا سنی بھی جائے گا تو سوائے اس کے کہ اپنے نامہ اعمال میں دستِ گندہ کا اور
اصناف کر لے گا۔ اور کچھ نہ پائے گا۔ کیونکہ آپ کی مجلس عزاء کی کیفیت اب میری زبان سے
آپ کیوں ظاہر کرتے ہیں۔ خود ہی گریبان میں منہ ڈال کر معلوم کیجئے اور شام غریباں کے
اندھیری رات کے مناظرِ عالیہ اور اعمالِ مبارکہ کی تفصیل کو ذہن میں رکھیے۔ پھر وقتِ دانگی
گھوڑا و تعزیم تنوں سے نظر بازی کا منظر بھی اپنی آنکھوں میں رکھ کر کہیں کہ اس اقرار میں

آپ فخر محسوس کریں گے؛ ایک بنیادی بات یہ بھی کہ دوسرے شیعوں کی مجلس عزاداروں کا
تبرتے پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر بالفرض وہاں مذکورہ بالا امور نہ بھی ہوں تو ظاہر ہے کہ جس مجلس
میں صدیق و فاروق و عثمان اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر تبرکات کا جائے وہاں
خاک برکت ہوگی، جہاں اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ پر زبانِ طعن دراز کی جائے،
وہ مجلس کسی کی ہدایت کا کیا سبب بنے گی؟ وہاں تو پہلے ہی اندھیرا ہے، نور مفقود ہے۔
جو اس اندھیرے میں قدم رکھے گا۔ وہ نور کہاں سے پائے گا جبکہ وہاں جہانگیر تاریکی مروج ہے۔
واضح ہو یہ ہیں اس مجلس کے متعلق کہہ رہا ہوں جس میں صحابہ کرام و بزرگان اسلام پر
تبرکات اور ناجائز امور کی آماجگاہ ہوں۔

لیکن وہ مجلس پاک جس میں شہزادہ گلگوں تبا۔ امام الثقلین۔
مجلس الشہداء غیث الملوین شہزادہ کوہین حضور سیدنا و مولانا امام حسین
سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر ہو۔ ان کے رفقاء کرام کی جانبازیاں اور اس نوابی
پیکر کے اخلاقِ عالیہ و سیرتِ مطہرہ کا تذکرہ ہو۔ اہل بیت و ائمہ اطہار کے ذکر مبارک سے مجلس
مزین ہو۔ میدانِ کربلا کے صحیح خوانی واقعات اور حسین کریم کی شجاعت و حق و صداقت کا بیان
ہو، وہاں بلاشبہ رحمتِ الہی متوجہ نمائش ہوتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ایسی مجلس پاک سے جس قدر
عقیدت و محبت رکھی جائے کم ہے۔ کیونکہ حسین کا ذکر محمد مصطفیٰ کا ذکر ہے اور محمد مصطفیٰ
کا ذکر خدا کا ذکر ہے۔ اور اس واسطے حسین کا ذکر خدا کا ذکر ہے۔ یہ میرا عقیدہ اور ایمان
ہے۔ آپ لوگ ان صحیح عقائد و اعمال میں مجھے اپنا حریف نہیں پائیں گے۔

ہاں جیسی مجلس عزائی زمانہ مروج ہیں، خصوصاً وہ مجالس جس میں صحابہ پر طعن کی جاتی
ہے۔ اس میں چاہے کافر آئے یا مومن مسلمان۔ کسی کو کوئی دینی و دنیاوی فائدہ نہیں

پہنچ سکتا۔ لیکن آپ کے حکم کے مطابق میں نے اپنے ذہنی مسودہ کا اعلان کر دیا ہے۔

ضربِ نہم

ذخیرۃ المعاد میں ہے کہ آلاتِ لہو کے ساتھ ماتم کرنا جائز ہے۔ اس کے جواب میں مدیرِ رضا کار

ماتم اور طبلے کی مٹھاپ

نے لکھا ہے کہ :

اس مقام پر مدیرِ رضوان کی بوکھلاہٹ ایک مستقل لطیفے کی حیثیت رکھتی ہے۔
ملا محمد و احمد صاحب اپنے مقالے کے آغاز میں یہ تحریر فرما چکے ہیں کہ
شیعہ کتب سے ثابت ہے کہ محرم میں ماتم و نوحہ اور نعرہ یہ لگانا حرام ناجائز
ہے۔ دیکھا آپ نے بیک جنبشِ قلم سمندِ تحقیق سے کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ یعنی نعرہ
میں تو آپ یوں نفیری بجاتے ہیں کہ فریبِ شیعہ میں نوحہ و ماتم حرام مطلق ہے
اور جب تان ٹوٹتی ہے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یو نہیں نہیں بلکہ آلاتِ لہو و لعب
کے ساتھ بھی ماتم کرنا جائز ہے!! (سبحان اللہ)

(رضنا کار ص ۱۴ نمبر ۹۵۴ء)

اب یہ مدیرِ رضوان کی بوکھلاہٹ ہے یا شیعہ مذہب کی

رضوان

بوکھلاہٹ۔ اس کا فیصلہ ابھی قارئین خود ہی کر لیں گے۔ یہ

حقیقت ہے کہ شیعہ سب سے ماتم و نوحہ کے ناجائز ہونے پر دلائل مل جاتے ہیں۔

۱۔ حرام مطلق رضوان میں کہیں نہیں لکھا گیا۔ یہ مدیرِ رضا کار نے خیانتِ فراموشی ہے۔ کیونکہ وہ عادت
سے مجبور ہیں۔ رضوان میں ناجائز، حرام یا ممانعت کے الفاظ لکھے گئے تھے۔

حوار کے لیے دیکھیے ذیل کی کتابیں :-

۱۔ حبلہ والعیون ص ۲۳، فروع کافی ص ۲ ج ۲-۳، تفسیر عمدة البیان ج ۳ ص ۲۳، من لا یحضرہ الفقیہ باب ما یصلی فیہ - (۵)، فروع کافی ص ۱۱۹ باب النضری وغیرہ۔

ان کتابوں میں ماتم و نوحہ کی ممانعت پر روایات اور فقہی اقوال موجود ہیں۔ مگر اس کے برعکس شیعہ کتب میں یہ بھی ہے کہ ماتم و نوحہ اور تعزیر کا رتو اب ہے۔ یعنی ایک جگہ ان کی کتابیں ماتم و نوحہ کو ناجائز کہتی ہیں اور دوسری جگہ جائز۔ جو دراصل شیعہ مذہب کی بوکھلاہٹ کی دلیل ہے۔ اب میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ شیعہ مذہب میں یہ بوکھلاہٹ کیوں ہے؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ خود ماتم ایک بات پر قائم نہیں رہتے تھے۔

۱۔ ایک سوال کا جواب کسی کو کچھ دیتے تھے اور کسی کو کچھ۔ چنانچہ اصول کافی ص ۲ پر زرارہ سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام باقر سے ایک مسئلہ پوچھا۔ مجھ کو انھوں نے ایک جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اس نے بھی وہی مسئلہ پوچھا۔ اس کو امام نے اور جواب دیا، جو میرے جواب کے خلاف تھا۔ پھر ایک تیسرے شخص نے اگر وہی مسئلہ پوچھا۔ فاجابہ بخلاف ما احابنی و احباب صاحبی۔ تو اس کو آپ نے ہم دونوں کے خلاف جواب دیا۔

زرارہ کہتا ہے جب وہ دونوں چلے گئے تو میں نے امام باقر سے کہا اے فرزند رسول اللہ دونوں شخص عراق کے رہنے والے تمہارے شیعوں میں سے ہیں۔ یہ دونوں

۲۔ اور معلوم ہوتا ہے یہ روایات صحیح ہیں۔ کیونکہ قرآن و حدیث کے مطابق ہیں۔ اس کے برعکس جواز کی روایتیں ہمارے نزدیک جعلی ہیں اور شیعوں نے خود گھڑی ہیں۔

تم سے مسئلہ پوچھنے آئے۔ تم نے ایک کو کچھ جواب دیا اور دوسرے کو اس کے خلاف جواب دیا تو امام نے فرمایا:-

اے زرارہ یہ بہتر ہے ہمارے لیے اور باقی رکھنے والا ہے ہم کو اور تم کو

اور اگر تم سب ایک مذہب پر جمع	ولو اجتمعتم علی امر واحد
ہو جاؤ تو سب آدمی تصدیق کر لیں گے	یصل فکم الناس علینا و
کہ تم ہمارے گروہ میں ہوا س میں ہماری	لکان اقل لبقاءنا و لبقائکم
اور تمہاری دونوں کی بقا کم ہو جائیگی۔	(اصول کافی ص ۳)

(ترجمہ حزن بہ حزن ہے)

اس روایت سے جو شیعوں کی مذہبی کتاب کی ہے یہ معلوم ہوا۔ امام باقر علیہ السلام کا یہ شیوہ تھا کہ اپنے مخلصین میں عمداً اختلاف ڈالتے تھے۔ دو مختلف قولوں میں ایک حق ہو گا دوسرا ناحق۔ پس ایک سے حق کہہ دیا اور دوسرے سے ناحق۔ ۵

دل فریبوں نے کہی جس سے سنی بات کہی

ایک سے دن کہا اور دوسرے سے رات کہی

۲۔ رسول اور ائمہ سپانے مخالفوں کی نماز جنازہ میں شریک ہو کر بظاہر نماز پڑھتے تھے۔ اور

دل میں بد دعا کرتے تھے (دیکھو فروع کافی جلد اول ص ۹۹)۔ ۵

ساقط میت کے تو کرتے ہوئے افسوس گئے

قبر پر پہنچے تو چپکے سے مجھے کوس گئے

۳۔ صبح کو آسمان سے آواز آتی تھی کہ علی اور ان کے شیعہ کا سیلاب ہیں اور شام کو یہ

بھی آواز عثمان اور ان کے ساتھیوں کے لیے آتی تھی (دیکھو کتاب الروضہ)

صنیع کو تعریف میری شرم کو اغیار کی

خوف، رد کیجواصول کافی ص ۴۱۳۔ ۴۱۴

تقیہ ہم نے کیا تھا ہمیں ثواب ملا

رد کیجواصول کافی کی کتاب الصید ص ۴۱۳

ہیں اسس پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

میں یہ لکھا گیا تھا کہ :-

اے کے جواب میں مدیر وقتاً سے یہ فرمایا :-

Handwritten text in Arabic script, likely a religious or historical document. The text is written in a cursive style and appears to be a continuation of a previous page.

Handwritten text in Arabic script, likely a religious or historical document. The text is written in a cursive style and appears to be a continuation of a previous page.

Handwritten text in Arabic script, likely a religious or historical document. The text is written in a cursive style and appears to be a continuation of a previous page.

رغناکار حد ۲۴۲ (نومبر)

یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔

یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔

یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔

یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔
 یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔

یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔

یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔

یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔

یہ تو بہ صورت آلات ہو ہی رہیں گے۔

رنگ کو جاڑ کتے ہیں۔

آپ بھر پور الزام

ضرورت کے ہیں۔

ہے مطلق حکم موجود ہے۔

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

درضا کا رشتہ بچہ و ممبر شہید

محرم خارج مثل غنا اور مثل اس کی نہ ہو۔

توضیح

توضیح

1. The first part of the text discusses the importance of maintaining accurate records of all transactions, including sales, purchases, and expenses. It emphasizes that proper record-keeping is essential for determining the correct amount of tax liability.

2. The second part of the text describes the various methods used to calculate the taxable income of an individual or entity. It mentions that the taxable income is determined by subtracting allowable deductions from the gross income.

3. The third part of the text explains the different types of taxes that are levied on income, including income tax, capital gains tax, and estate tax. It also discusses the various exemptions and credits that are available to taxpayers.

4. The fourth part of the text discusses the importance of filing tax returns on time and accurately. It mentions that failure to file or pay taxes can result in penalties and interest charges.

5. The fifth part of the text discusses the various ways in which taxpayers can reduce their tax liability, including through the use of deductions, credits, and tax planning strategies.

پیشانی

رضا کار

است

صل انداز مکتبہ ہے۔

رضا کار - یکم دسمبر ۱۹۵۲ء

۱۔ سئل الصادق عن جلد

به الماء قل لا بأس به

(من لا يخطر الفقيه ج ۱ ص ۱۸)

خزیر کے چڑے سے جو ٹول بنایا جاتا

ہے اس سے پانی پینے سے نہیں

خزیر کے بالوں سے جو رکی بناٹی جائے

جس کپڑے کو شراب اور خزیر کی چربی

آپ نے فرمایا۔ ہاں کیونکہ اللہ تعالیٰ

نے شراب اور خزیر کا کھانا پینا حرام

کیا ہے پہننا حرام نہیں کیا۔

(سبحان اللہ)

ولا بأس بان يستقى الماء

۳۔ سئل ابو جعفر وابو عبد

الله فقیل لهما انا نشترى ثياباً

اصابه الخمر وودك الخنزير

ان صلی فیہا قبل ان نفسلہما

الله اكله وشربه ولم یحرمه

بسه للصلاة

(من لا یحضرہ الفقہ)

.....	
.....	
.....	
.....	

.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	

کل پانی نہیں نکالا جاتا۔

.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	
.....	

جا نہیں گئے۔		دروغہ سیدھا ہے
--------------	--	----------------

.....	
-------	--	-------

وہ جس میں وہ ایک اور شخص کو دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے
 دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے
 کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے
 کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے
 کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے
 کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے
 کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے
 کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے
 کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے
 کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

من بعد از آنکه از این دعا بخواند و بگوید
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی

یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی

یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی

یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی

یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی
 یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی

نماز فعل مکرره سے خالی ہو۔

ترجمہ انہوں نے یوں کیا ہے :-

رضا کار - یکم دسمبر ۱۹۵۲ء

(ارغناکار یکیم دسمبر ۱۹۵۴ء)

.....

م لیا ہے ۔ اور لکھا ہے کہ :-

نجر است یانہ ۔

است

چون در میان او و شما و این دو عالم
که در یک کف است و در یک کف است

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

و اینست که در میان او و شما و این دو عالم

موجود ہے۔ اس وقت چونکہ مدیر رضا کار غصہ میں ہیں۔ اس لیے تاویل میں کر رہے ہیں۔ ورنہ یہ تو بالکل معمولی بات ہے۔ ہم مدیر رضا کار کی مزید تسلی کے لیے مزید چولے دیتے ہیں۔ تاکہ شیعہ مذہب کا ستفراپ مزید ظاہر ہو جائے۔
۱۔ محسوک سے استنجا کرنا جائز ہے۔ جب کہ پانی نہ ملے۔

(من لا یحضرہ الفقه ج ۱ ص ۱۷۱)

۲۔ پاخانہ میں استنجا کے پانی میں کپڑا گر جائے اور گیلیا ہو جائے تو پاک ہی ہے گا۔

(من لا یحضرہ الفقه ج ۱ ص ۱۷۱)

۳۔ اگر جنبی بغیر نہائے نماز جنازہ پڑھے تو جائز ہے۔

(من لا یحضرہ الفقه ج ۱ ص ۱۷۱)

۴۔ مومن کے مرنے سے مرتے وقت منی نکلتی ہے۔

(من لا یحضرہ الفقه، جلد ۱ ص ۱۷۱)

۵۔ جب اپنے عضو مخصوص کا محسوک سے مس کرے اور کچھ نکلے تو یہ عمل ٹپڑھے۔

هذا من ذالک

(من لا یحضرہ الفقه، جلد ۱ ص ۱۷۱)

۶۔ جس شخص کی پگڑی، ٹوپی، اموزے وغیرہ کو منی، پیشاب، خون، پاخانہ لگ جائے تو اس سے نماز پڑھنا جائز ہے۔

(من لا یحضرہ الفقه ج ۱ ص ۱۷۱)

۷۔ کتاب مجمع الفروع جو شیعوں کے مجتہد حنفی علامہ بروجردی کی تصنیف ہے۔ اس میں فروع ۵۵۵ لا نظر فرمائیے۔

<p>برل و غائلط حیوان حلال گوشت پاک است۔</p>	<p>حلال جانور کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے۔</p>
-------------------------------------------------	---------------------------------------------------

(مجمع الفروع ص ۵۷)

قارئین یہ چند حوالے صرف مدیر رضا کار کی مزید تسلی کے لیے دیے ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے بھی اگر رضا کار کے رئیس مسلم یہ فرمائیں :-

”مدیر رضوان ذرا اپنے فقہی ذخیرہ سے مزخرفات کو پاک کرنے کی کوشش کریں
(رضا کار یکم دسمبر ۱۹۵۲ء)

تو اس کا جواب ہمارے پاس یہ ہی ہو سکتا ہے کہ اٹا چور کو تو وال کو ڈانٹے۔“

ضرب سبز دہم

رضوان میں یہ لکھا گیا تھا کہ شیعوں کے کتب سے ثابت ہے کہ حضرت
حضرت علی کا خطبہ
علی نے اپنے خطبہ میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم کو عادل
خلیفہ تسلیم کیا ہے :- اس کے جواب میں مدیر رضا کار نے لکھا ہے :-

”یہ بالکل غلط ہے اور اس ضمن میں علامہ حاضری کا نام لینا مرحوم پر

ہستان ہے۔“ (رضا کار یکم دسمبر ص ۵۷)

اس کے جواب میں ہم مزید کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کیونکہ یہ تو ایسے ہی ہے کہ سورج

نکل رہا ہے، اور مدیر رضا کار فرمادیں، نہیں، سورج کا تو وجود ہی نہیں ہے۔ حالانکہ

حاضری نے اپنے رسالہ خلافت میں تسلیم کیا ہے کہ یہ خطبہ حضرت علی کا ہے جس کے

عربی الفاظ یہ ہیں :-

(یہ البرکراور عمر) امام عادل اور قاسط تھے۔ دونوں حق پر تھے اور حق پر ہی انہوں نے وفات پائی پس ان دونوں پر خدا کی رحمت ہوگی۔	هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فخلیہما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ۔
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے اس خطبہ مبارکہ میں حضرت صدیق و فاروق کی خلافت
 عدالت اور دونوں کے حق پر ہونے کو تسلیم کیا ہے۔ بلکہ اعلان فرمایا ہے۔ چنانچہ حائری نے
 بھی اپنے رسالہ خلافت قرانی کے ص ۴۲ پر تسلیم کیا ہے کہ یہ خطبہ حضرت علی کا ہے۔ مگر خطبہ
 کو تسلیم کر لینے کے بعد حائری صاحب نے جو ترجمہ کیا ہے وہ اپنی پسند کا کیا ہے اور ایسا
 ترجمہ کیا ہے جو عربی الفاظ کا اقتضائ نہیں ہے۔ اب اس کا فیصلہ تو لغت عربی کی کتابیں
 ہی کر سکتی ہیں کہ ترجمہ کس فرق کا صحیح ہے۔ ہم نے جو ترجمہ کیا ہے وہ کسی بھی عربی دان سے کرا
 لیجئے اور ہماری صداقت اور امانت کا اندازہ کر لیجئے۔

اس کے علاوہ ایک اور خط بھی ملاحظہ کیجئے جو آپ نے حضرت امیر معاویہ کو لکھا۔ اس
 خط کو تمام شاعرین نبیج البلاغہ نے نقل کیا ہے۔ ہم اس کو علامہ نسیم بجرانی کی شرح نبیج البلاغہ
 مطبوعہ طہران ج ۳۱ سے نقل کرتے ہیں۔ جو یہ ہے :-

اور اسلام میں سب سے افضل اور اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ خلافت رکھنے میں سب سے بڑھ کر حبیب کرتے نے بیان کیا خلیفہ صدیق تھے اور خلیفہ کے خلیفہ فاروق مجھے اپنی جان کی	وكان افضلهم في الاسلام كما زعمت والصحاح و لرسوله الخليفة الفاروق و لعمرى ان مقامهما في الاسلام لعظيمة وان المصاب بعظم الجرح
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

قسم کہ تحقیق ان دونوں کا مقام اسلام
میں برابر ہے اور تحقیق ان دونوں کی
وفات سے اسلام کو سخت زخم پہنچا

فی الاسلام شدید برحما
اللہ وجزاہما باحسن
ما عملا۔

اللہ ان دونوں پر رحمت نازل کرے اور ان کو اچھے کاموں کا بدلہ دے۔

یہ ہے حضرت علی امام الائمہ کے خط کی ایک عبارت۔ اس میں بھی حضرت علیؑ کی عظمت

صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اسلام میں سب سے افضل اور اللہ و رسول کے

ساتھ اخلاص رکھنے میں سب سے بڑھ کر مانا ہے۔ ان کی خلافت کو تسلیم کیا ہے۔ اور

ان پر رحمت بھیجی ہے۔ غرضیکہ حقیقت ہے کہ حضرت علیؑ، صدیق و فاروق رضی

اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنے تھے۔ ان کی عظمت و بزرگی اور خلافت کو تسلیم کرتے تھے۔

مگر مدبر رضا کار کی ہیں نہ مانوں، تو کسی کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیعہ حضرات کو حضور سیدنا علیؑ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے ارشادات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تمت بالخیر

اسرار مذہب شیعہ (حق و قول)۔ اسی کتابچے کا حوالہ ہے۔ قابلِ یاد و قابلِ مطالعہ ہے۔ قیمت: ۵۰ روپے

اس کتابچے میں باغِ فدک کے متعلق تمام اعتراضات کا مکمل اور مدلل جواب

باغِ فدک { شیعہ حضرات کی کتب سے دیا گیا ہے۔ بہرستی مسلمان کے گھر میں اس

رسالہ کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت: ۲۰ روپے

حضور کی نماز جنازہ { اس ٹریکٹ میں شیعہ کتب کے حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تمام صحابہ کرام

اور صحابہ کرام { مہاجرین و انصار نے حضور کی نماز جنازہ ادا کی۔ قیمت: پچاس پیسے

میلنے کا پتہ: ۱۔ مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ۔ لاہور